❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت الہامات مسیح موعودؑ
وقت 5-7منٹ

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ (المؤمن:52)

یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور اُن کی جو ایمان لائے اِس دنیا کی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور اُس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اک عالَم دکھاتی ہے

معزز سامعین! آج میری تقریر کا عنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہامِ الٰہی ہے کہ ”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“

یہ الہام آپؑ کو متعدد بار ہوا اور تقریباً ہر بار سیاق و سباق کے الفاظ مختلف ہیں۔ جیسے 1868ء جب ابھی دعویٰ اور جماعت کا خواب و خیال تک تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ پھر بعض امراء اور ملوک کی اپنے گروہ میں شمولیت کی خبریں دی کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ یہاں آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے کشفی رنگ میں وہ بادشاہ دکھائے بھی گئے۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور چھ سات سے کم نہ تھے۔

(تذکرہ صفحہ 8 دسمبر 2004ء قادیان)

پھر 1891ء میں آپؑ خود تحریر فرماتے ہیں کہ ایک الہام میں چند دفعہ تکرار اور کسی قدر اختلافِ الفاظ کے ساتھ فرمایا کہ

”مَیں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 342)

پھر انجام آتھم میں یہ الہام ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے کہ

”میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا اور تیری برکتیں پھیلاؤں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 51-62)

پھر 1899ء کو ان الفاظ میں پیشگوئی فرمائی کہ

”اُس نے مجھے بشارت دی کہ مَیں تجھے برکت دوں گا اور بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 179 حاشیہ)

سامعین! باقی جگہوں پر درج اس الہام کے الفاظ کو وقت کی مناسبت سے چھوڑتے ہوئے صرف 1898ء کے الہام کے الفاظ بیان کرتا ہوں کہ

”ایسا ہی وہ الہام ہے جو فرمایا کہ مَیں تجھے برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ یہ وہ سرّ ہے جو مہدی اور عیسیٰ کے نام کی نسبت مجھ کو الہامِ الٰہی سے کُھلا۔“

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 398)

اب اگر ان تمام الفاظ کا احاطہ کریں تو یہ صبح صادق کی طرح کہا جاسکتا ہے کہ مندرج بالا الہامات کے ہر فقرہ بلکہ ایک ایک لفظ پر الگ سے ایک جامع تقریر تیار کی جاسکتی ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت عیاں ہوگی اور نصرتِ الٰہی اور فتوحات کا خوبصورت اور ایمان افروز تذکرہ بیان ہوگا۔ لیکن آج میری گزارشات کا محور صرف اور صرف الہام کا یہ فقرہ ہے کہ **"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"**۔ یہاں تقریر کو آگے بڑھانے سے قبل اس اعتراض کا جواب دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے از خود ہی اپنی سوچ کے مطابق فقرات گڑھ کر انہیں الہامات کا نام دیا ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو متعلقہ الہام جو متعدد بار ہوا کے سیاق وسباق یعنی اگلے اور پچھلے الفاظ یا فقرات کو مختلف رکھ کر "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" کے الفاظ میں رتّی بھر فرق نہیں اگر یہ انسانی اختراع ہوتو انسان کسی نہ کسی جگہ الفاظ میں فرق کر سکتا ہے اور پھر جس عالی شان کے ساتھ یہ الہام پورا ہوا اور بار بار پورا ہوا وہ اپنی ذات میں منفرد حیثیت رکھتا ہے جو ہر بار ہمارے ایمانوں کو تازہ کر گیا اور از دیادِ یقین کا موجب بنا اور ابھی تک گاہے بگاہے بنتا رہتا ہے اور آئندہ نسلوں کے لئے بنتا رہے گا۔ اِن شاء اللہ

سامعین! یہاں یہ بات بھی حقائق پر مبنی ہے کہ یہ الہام پہلی بار 1868ء کو ہوا جب اس سلسلہ کا ابھی آغاز بھی نہ ہوا تھا اور دوسری بار 1891ء کو جب جماعت کو قائم ہوئے ابھی صرف اور صرف دو یا تین سال ہوئے تھے جو الٰہی یا دُنیوی جماعتوں میں حرفِ "الف" لکھے جانے کے مترادف ہوتا ہے۔ بالخصوص الٰہی اور دینی جماعتوں میں مشکلات اور مخالفت کا دور ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی حالت کسمپرسی کی سی تھی۔ آپؑ کو اور آپؑ کی بستی کو کوئی نہ جانتا تھا۔ آپ ان حالات کا نقشہ اپنے ایک شعر میں یوں کرتے ہیں۔

مَیں تھا غریب و بے کس و گمنام بے ہنر

کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان حالات کا تذکرہ یوں فرمایا ہے۔

"مسلمانوں کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ بالکل بے کسی اور بے بسی کے زمانہ میں جب اُن کے پاس نہ عزت تھی، نہ طاقت تھی، نہ مال تھا اور نہ کوئی اور ظاہری سامان تھے، صرف قرآنِ کریم ہی تھا جو ان کے ہاتھ میں تھا۔ صرف قرآنِ کریم ہی تھا جو اُن کے دل میں تھا، صرف قرآن کریم ہی تھا جو اُن کے عمل میں نظر آرہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں غلبہ عطا فرمایا اور اُن کے مقابل آنے والی سب طاقتوں کو مٹا دیا اور ایک کم مایہ، بے مایہ، کمزور و ناتواں اور غریب کو تمام دنیا کی طاقتوں کے مقابلہ میں کامیاب وکامران کر دیا۔ اس کی ایک تازہ مثال مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس مثال کا مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1868ء میں فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا ہے کہ **"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"**۔ (تذکرہ صفحہ 10 ایڈیشن چہارم)۔ اُس وقت آپ کو بھی کوئی نہ جانتا تھا، قادیان کو بھی کوئی نہ جانتا تھا۔ جماعت احمدیہ کو بھی کوئی نہ جانتا تھا بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی نہ جانتے تھے۔ کیونکہ اُس وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے جماعت کا قیام نہیں کیا گیا تھا اور بیعت بھی شروع نہ ہوئی تھی۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی کی اور قریباً سو سال تک مخالف کو موقع دیا کہ جتنا چاہو استہزاء کرلو، مذاق کرلو، ٹھٹھا کرلو، طعنے دے لو۔ یہ کلام ہمارا (عزیز خدا کا کلام) ہے جو ایک دن پورا ہو کر رہے گا۔ اِس سال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ سامان پیدا کر دیئے۔ (دو کم سو سال کے بعد) جب اِس عرصہ میں ایک نیا ملک بنایا گیا۔ پھر الٰہی تدبیر کے ماتحت اس ملک کو آزادی دلائی گئی۔ پھر الٰہی منشاء کے مطابق جب اس ملک کی اپنی حکومت بنی، تو اس کا سربراہ اور اس کا ایکٹنگ (Acting) گورنر جنرل اُس شخص کو مقرر کیا گیا جو تقرر کے دن سے پہلے جماعت احمدیہ گیمبیا کا پریذیڈنٹ تھا۔ اس طرح جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ کو گورنر جنرل بنا دیا گیا۔"

(خطبہ جمعہ 15 جولائی 1966ء از خطبات ناصر جلد اول صفحہ 308-309)

سامعین! 1891ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی خلافت کے آغاز تک جو عرصہ بنتا ہے وہ 74-75 سال کا ہے جو قوموں اور جماعتوں کی عمر میں آنکھ کے جھپکنے کے برابر بھی تصور نہیں ہوتا۔ جب اِس الہام کا پہلا ظہور عمل میں آیا جب گیمبیا آزاد ہو کر مغربی افریقہ کے نقشہ پر منظرِ عام پر آیا اور جماعت احمدیہ گیمبیا کے صدر جناب ایف ایم سنگھاٹے افریقن سرزمین پر اُبھرنے والے اس نئے ملک کی نئی حکومت کے سربراہ اور ایکٹنگ (Acting) گورنر جنرل مقرر ہوئے تو اُس وقت کے گیمبیا کے مربی صاحب کی ایماء پر جناب مسٹر سنگھاٹے نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سے اس الہام کے پیشِ نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑے کے ٹکڑے کی درخواست کی جسے باریابی سے نوازا گیا اور یوں یہ الہام ظاہری طور پر پہلی بار پورا ہوا اور مسٹر سنگھاٹے پہلے خوش نصیب بادشاہ ٹھہرے جن کو اِس متبرک

کپڑے سے نوازا گیا۔ حضور رحمہ اللہ نے اس کپڑے کے ٹکڑے کی اہمیت اُجاگر کرنے کے لئے جناب موصوف کو 40 دن تہجد میں دعائیں کرنے اور اپنے آپ کو اس تبرک کا اہل بنانے کی طرف ایک خط کے ذریعہ توجہ دلائی۔ آپ فرماتے ہیں۔

”ایک شخص جو ہزارہا میل دُور رہتا ہے نہ کبھی ربوہ آیا، نہ ہی تاریخ احمدیت سے پوری طرح واقف، اُس کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرک کی اہمیت جب تک پوری طرح بٹھانہ دی جاتی میرے نزدیک اُنہیں تبرک بھجوانا درست نہیں تھا۔ اِس لئے مَیں نے انہیں ایک لمبا سا خط لکھا اور انہیں یہی نکتہ سمجھایا کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تبرک مانگ رہے ہو۔ اِس میں برکتیں بھی بڑی ہیں مگر یہ بھی نہ بھولو کہ اِس کی قیمت اتنی ہے کہ ساری دنیا کے سونے اور ساری دنیا کی چاندی اور ساری دنیا کے ہیرے اور جواہرات بھی اگر اس کے مقابل رکھے جائیں تو ان کی وہ قیمت نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں میں سے ایک ٹکڑا کی قیمت ہے اس لئے تم ایک بڑی ذمہ داری لے رہے ہو۔ ذہنی طور پر، روحانی طور پر اور اخلاقی طور پر اپنے آپ کو اس کا اہل بناؤ۔“

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 309)

سامعین! گو جماعت احمدیہ کو عالمی شہرت حاصل ہونے کے دَور کا آغاز خلافتِ ثالثہ کے دَور میں ہو چکا تھا۔ تاہم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہجرت برطانیہ کے بعد جو Fame ، جو شُہرت اور جو بلندی جماعت کے حصہ میں آئی وہ دیدنی ہے اور ہم نے ایم ٹی اے کے ذریعہ جلسہ ہائے سالانہ کے موقعوں پر افریقہ، یورپ، مغربی دنیا اور رشیا وغیرہ سے آئے ہوئے ایسے ایسے سربراہوں، سرداروں اور حاکموں اور پیراماؤنٹ چیفس کو دیکھا جو اسٹیج پر نمودار ہو کر خلیفۃ المسیح سے برکت حاصل کرتے رہے۔ ان سے بعض کو حضور رحمہ اللہ نے ٹوپی بدل بھائی بنایا۔ اس مبارک سلسلہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دَور میں زیادہ زور پکڑا اور دنیا بھر کے سربراہوں، سرداروں، چیفس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست فیض پایا۔ کیونکہ بادشاہ کے لغوی معنوں میں قوموں کے سردار، حاکم اور استاد بھی شامل ہیں۔

اس لطیف اور حسین مضمون کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک جگہ بیان فرمایا جس کا حوالہ دے کر اور تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ ”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“ اس کی ایک بڑی خوبصورت تشریح حضرت مصلح موعودؓ نے فرمائی ہے جو مَیں بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”اس نے خود (یعنی اللہ تعالیٰ نے خود) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام فرمایا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور جب وہ وقت آئے گا کہ بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے تو وہ کونسے احمق ہوں گے (آپ اپنے سامنے بیٹھے ہوؤں کو مخاطب ہو کر فرمارہے ہیں) جو تم سے برکت حاصل نہیں کریں گے۔ کپڑے تو بے جان چیز ہیں اور تم جاندار ہو۔ (اس وقت سامنے آپ کے بعض صحابہ بھی ہوں گے۔ بعض تابعی بھی ہوں گے۔ تبع تابعین بھی ہوں گے) فرمایا کون سے احمق ہوں گے جو تم سے برکت حاصل نہیں کریں گے۔ کپڑے تو بے جان چیز ہیں اور تم جاندار ہو۔ جب وہ وقت آئے گا کہ بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے تو آپ کے صحابہ اور تابعین اور پھر تبع تابعین سے بھی ان کے درجات کے مطابق برکت حاصل کی جائے گی۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے فاصلے پر تھے۔ (یعنی کتنی دیر بعد پیدا ہوئے) لیکن بغداد کے بادشاہ ان سے برکت ڈھونڈتے تھے بلکہ صرف انہی سے برکت نہیں ڈھونڈتے تھے بلکہ ان کے شاگردوں سے بھی برکت ڈھونڈتے تھے۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ طاقت مل جانے کے بعد تم کہیں ظلم نہ کرنے لگ جاؤ اور تمہاری امن پسندی (محاورہ ہے کہ) 'عصمت بی بی از بے چادری' والی نہ ہو۔ یعنی مجبوری کی نیکی نہ ہو۔ وہ ایسی نیکی نہ ہو کہ جس کے کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے بلکہ حقیقت میں تمہاری نیکیاں ہو رہی ہوں۔ فرمایا کہ اگر تم طاقت ملنے پر ظالم بن جاؤ گے تو تمہاری آج کی نرمی بھی ضائع ہو جائے گی اور خدا تعالیٰ کہے گا کہ پہلے تو تمہارے ناخن ہی نہیں تھے اس لئے تم نے سر کھجلانا کیسے تھا۔ اب میں نے تمہیں ناخن دیئے ہیں تو تم نے سر کھجلانا بھی شروع کر دیا ہے۔ پس تم خوشی منانے کے ساتھ ساتھ استغفار بھی کرتے رہو اور اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی دعائیں کرو“

یہ بڑی ضروری چیز ہے کہ آج ہم امن امن کی باتیں کرتے ہیں، سلامتی کی باتیں کرتے ہیں جب سب کچھ ملے، جب بادشاہ احمدی مسلمان ہوں اور برکت حاصل کرنے کی کوشش کریں اس وقت ہمارا جو امن اور سلامتی کا پیغام ہے وہ پھیلنا چاہئے۔ اس وقت محبت اور پیار پھیلنا چاہئے۔ نہیں تو پھر آج کل تو مجبوری کی باتیں ہوں گی۔

فرمایا کہ

”اور وہ دن دُور نہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام پورا ہوگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ بادشاہتیں تو آہستہ آہستہ ختم ہی ہو رہی ہیں لیکن ملک کا پریذیڈنٹ بھی اور صدر بھی بادشاہ ہی ہوتا ہے۔ اگر روس کا وزیر اعظم اور صدر مسلمان ہو جائیں تو وہ بھی بادشاہ سے اپنی حیثیت سے کم نہیں اور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ لیکن وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے اسی وقت برکت ڈھونڈیں گے جب تم آپ (علیہ السلام) کی کتابوں سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ۔"

یہ ایک تعلق ہے۔ وہ بادشاہ اس وقت برکت ڈھونڈیں گے جب تم لوگ جو پرانے احمدی ہو، پہلے احمدی ہو، صحابہ کی اولاد کہلاتے ہو، تابعین ہو، تبع تابعین ہو یا بہر حال ان بادشاہوں سے بہت پہلے احمدیت قبول کرنے والے ہو، تم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے برکت ڈھونڈو۔ اور کتابوں سے برکت ڈھونڈنا یہ ہے کہ آپ کی کتابوں کو پڑھو، علم حاصل کرو، ان مسائل کو جانو جو حقیقی اسلام کے بارے میں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ "جب تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ گے تو خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دے گا جو کہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ تبلیغ ہو گی۔ پھیلے گی۔ بادشاہتیں آئیں گی تب وہ کپڑوں سے برکت ڈھونڈھنے کی کوشش بھی کریں گے۔ لیکن پھر آپ نے انجمن کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرکات ہیں کپڑے ہیں ان کو صحیح طرح رکھنے کا انتظام نہیں ہے۔ اب تبرکات کے لئے اللہ کے فضل سے ربوہ میں بھی، قادیان میں بھی کام ہو رہا ہے۔ کافی حد تک اس پہ کام ہو چکا ہے اور محفوظ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بہر حال آپ نے انجمن کو توجہ دلائی کہ اس کا کام ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں کے تبرکات کو محفوظ کیا جائے اور فرمایا کہ بعض ماہر ڈاکٹروں کو یا سپیشلسٹ کو بلایا جائے جو اس بات پر غور کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑے کس طرح محفوظ کئے جاسکتے ہیں۔ ان کپڑوں کو شیشوں میں بند کر کے اس طرح رکھا جائے کہ وہ کئی سو سال تک محفوظ رہتے چلے جائیں یا انہیں ایسے ممالک میں بھیجا جائے جہاں کپڑوں کو کیڑا نہیں لگتا مثلاً امریکہ ہے۔ وہاں یہ کپڑے بھیج دیئے جائیں تا کہ انہیں محفوظ رکھا جاسکے اور آئندہ آنے والی نسلیں اس سے برکت حاصل کر سکیں۔"

(خطبہ جمعہ 15 جنوری 2016ء)

سامعین! اس مضمون کی مناسبت سے مَیں حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں کی برکت سے صحت یابی اور مشکلات سے دُوری کے دو واقعات آپ حاضرین کے سامنے رکھنے جا رہا ہوں۔ مکرمہ امۃ الباری ناصر -امریکہ سے لکھتی ہیں کہ ہم بی بی امۃ الرشید مرحومہ اہلیہ مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب مرحوم کو ملنے اُن کے گھر واقع دارالصدر ربوہ میں گئے۔ انہوں نے ازراہ مہربانی ململ کا کپڑا ہمیں چھونے اور آنکھوں سے لگانے کی اجازت دی اور ساتھ ہی اس کی اہمیت بھی بتائی کہ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس کُرتے کا ٹکڑا ہے جو آپؑ نے بوقت وفات زیب تن کیا ہوا تھا۔ آخری وقت کے پسینوں سے بھیگا ہوا یہ کُرتہ حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ نے بطور تبرک سنبھال لیا۔ ایک دن بی بی رشید صاحبہ کی بڑی بیٹی بیمار ہوئیں تو حضرت اماں جانؓ نے فرمایا کہ مَیں تمہیں تبرک دیتی ہوں۔ اللہ کرے اس کی برکت سے بچی اچھی ہو جائے۔ پھر آپ نے وہ کُرتہ نکالا خود اُسے گدّی کاٹ کے اپنے دستِ مبارک سے کچے ٹانکے سے کُرتہ سیا اور بچی کو پہنایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بچی صحت یاب ہو گئی اور بی بی رشید نے یہ تبرک سنبھال لیا۔"

(الفضل 25 نومبر 2024ء)

سامعین! مکرم سید مسعود بخاری صاحب آف کراچی لکھتے ہیں کہ مجھے اپنے دفتر میں دو تین کولیگز کی طرف سے مشکلات کا سامنا تھا اور وہ مجھے نوکری سے نکلوانا چاہتے تھے۔ انہی دنوں میرے پاس مکرم مبارک محمود پانی پتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑے کا وہ ٹکڑا لے کر آئے جو گورنر جنرل گیمبیا جناب ایف ایم سنگھاٹے کو بھجوانا تھا اور بتایا کہ اِسے ترسیل کرنے میں کچھ پرابلمز پیش آ رہی ہیں۔ مَیں نے وہ مشکل تو حل کرنی ہی تھی اور حل بھی کر دی۔ لیکن (وہ لکھتے ہیں) کہ وہ کپڑے کا یہ ٹکڑا اپنے سینہ پر رکھ کر مَیں نے بچشم نم دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ! مخالفین اس جگہ سے مجھے تبدیل کرا کر میری ذلت چاہتے ہیں۔ تیرے ہاتھ میں ہی عزت اور ذلت ہے تو اپنے فضل و کرم سے مجھے باعزت رکھیو۔" اس کے بعد داستان لمبی ہے مختصراً یہ کہ اس کپڑے اور دعا کی برکت کی بدولت مجھے ترقی دے دی گئی اور ان تینوں کو دفتر مذکور سے بے دخل کر دیا گیا۔

(الفضل 21 مارچ 2016ء صفحہ 9)

اب مَیں اپنے بھائیوں کے سامنے ایک ایسا دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ رکھتا ہوں جس کا میں خود چشم دید گواہ ہوں۔ سیرالیون مغربی افریقہ میں ایک مربی صاحب ربوہ سے نئے نئے آئے۔ ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ابھی ہجرت کر کے برطانیہ نہیں گئے تھے۔ ربوہ مرکز میں موجود تھے۔ متعلقہ مربی صاحب کو پہلے ہفتہ ہی ایک دیہاتی جماعت کے دورہ پر جانا پڑا۔ وہاں ایک مخلص بزرگ احمدی نے اپنے نواسے نواسیوں اور پوتے پوتیوں کو اکٹھا کر کے مربی صاحب کے کپڑوں کو یہ کہتے ہوئے برکت حاصل کرنے کو کہا کہ یہ مربی صاحب میرے خلیفہ کی بستی سے آئے ہیں ان کے کپڑوں میں خلافت کی برکت ہے جو حاصل کر لو۔ یہ واقعہ گو براہ راست تو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں کی برکت سے تعلق نہیں رکھتا لیکن خلفاء تو براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمائندے ہیں جن کے کپڑے بھی متبرک ہوتے ہیں اور اوپر بیان فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق تو ہر اُس احمدی کے کپڑے متبرک ہیں جو حضور علیہ السلام کی تعلیمات و افعال کی لاج رکھتے ہوئے اپنے آپ کو ان تعلیمات کے مطابق چلاتا ہے اور احکام قرآنیہ سے اپنے آپ کو مزیّن کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”ایک الہام میں چند دفعہ تکرار اور کسی قدر اختلاف الفاظ کے ساتھ فرمایا کہ مَیں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اب اے مولویو! اے بخل کی سرشت والو! اگر طاقت ہے تو خدا تعالیٰ کی ان پیش گوئیوں کو ٹال کر دکھلاؤ ہر یک قسم کے فریب کام میں لاؤ اور کوئی فریب اٹھانہ رکھو پھر دیکھو کہ آخر خدا تعالیٰ کا ہاتھ غالب رہتا ہے یا تمہارا۔“

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 342)

پھر آپؑ نے اپنی کتاب تجلیات الٰہیہ میں تحریر فرمایا کہ

”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام دنیا میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھادے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! اِن باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو کہ ایک دن پورا ہو گا۔“

(کمپوزڈ بائی: نصیر احمد چوہدری)

✡✡✡✡